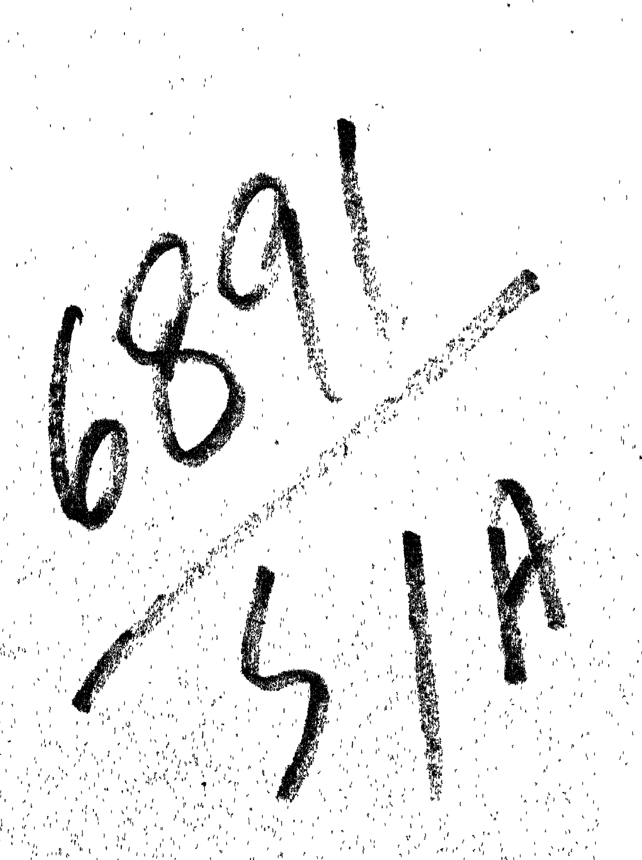
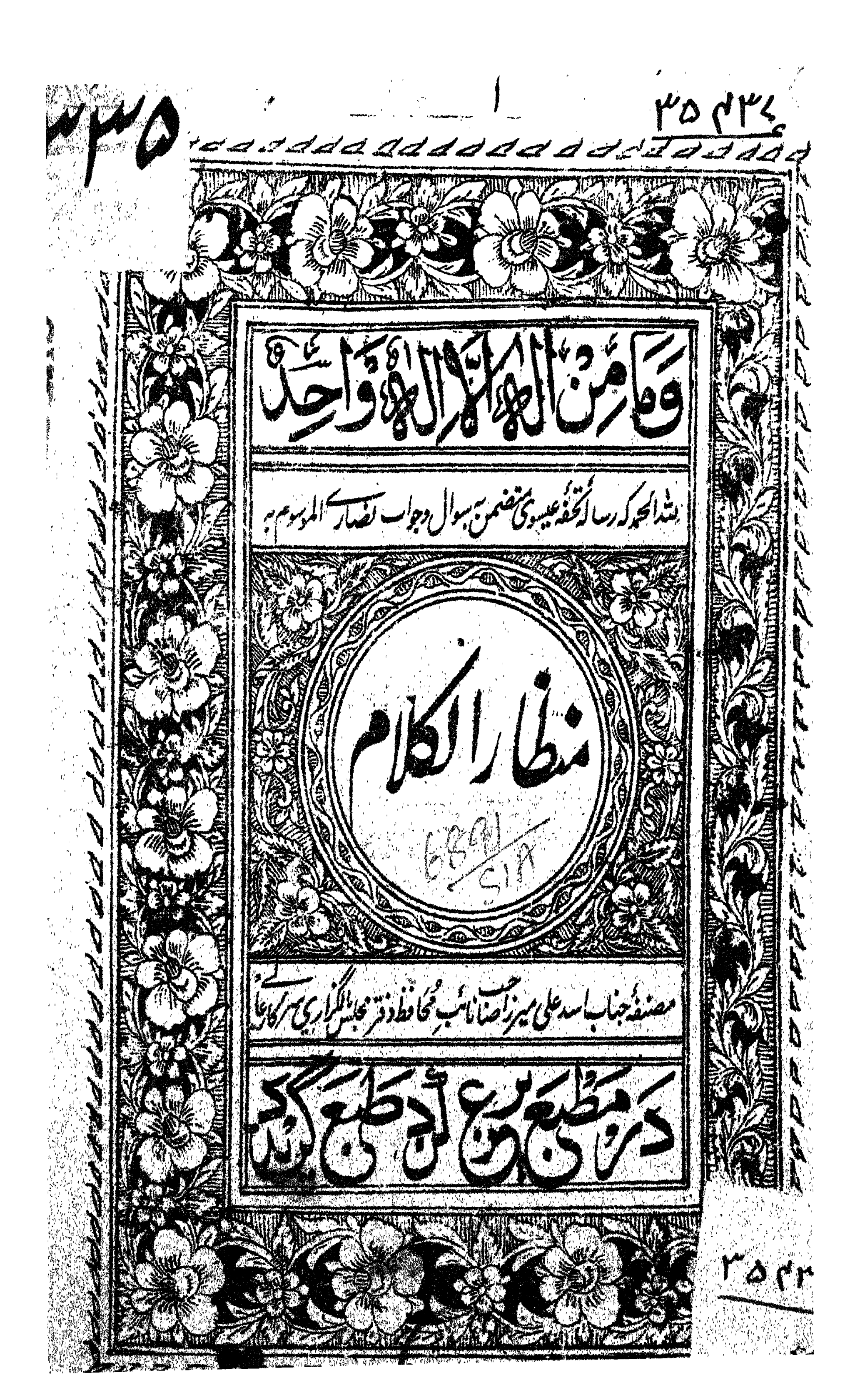




وما من اله الا اله واحد

للہ الحمد کہ رسالہ تحفۂ عیسوی متضمن بسوال وجواب نصاریٰ الموسوم بہ

منظار الکلام

مصنفۂ جناب اسد علی میرزا صاحب نائب محافظ دفتر مجلس مالگزاری سرکار عالی

در مطبع [illegible] طبع گردید

14	15	16	17
39	40	41	42
64	65	66	67
89	90	91	92
114	115	116	117
139	140	141	142
164	165	166	167

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ وآلہ واصحابہ اجمعین - بعد یہہ وہ رسالہ ہے جسکا تاریخی نام منظار الکلام اور جسمین گولڈاسمٹ پادری کے ایک مرید اور اس ناچیز مسمی اسدعلی مرزا نائب محافظ دفتر مجلس مالگزاری علاقہ سرکار آصفی ولد حاج آغا محمد ترک کا مباحثہ بالترتیب وتصریح تام ومفصل بچہار فصل ویک خاتمہ ہے -

پہلی فصل مین بیان توحید وما یتعلق بہ ہے -

دوسری فصل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابن اللہ ہونیکا ابطال ہے -

تیسری فصل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شفاعت کا بیان اور اوسکا ابطال ہے

چوتھی فصل مین حرمت شراب وسود وسوار وحلت ذبیحہ وختنہ وغیرہ کا ذکر ہے

پانچواں خاتمہ ہے جسمین صراط المستقیم پر ہونا مختص باہل اسلام ہے ثابت ہے -

فصل اول - ایکروز کرسٹین صاحب نے مجھہ سے فرمایا کہ تم خدا کو پہچانو اور اوسکے مسیح کو جانو ایمان لاؤ کہ باعث عزت دنیا وآخرت ہو -

بشارت آپکے انجیل مین موجود ہے۔ (کہ اب جہانکا سردار آتا ہے) اس لئے ازروی عقیدہ وعقل وبشارت انجیل کی اب ہم مسلمانون ہی کا حق ہے کہ تمام جہانکی مخالفین ومشرکین کو دعوت راہ حق دین نہ کی تم کرسٹین صاحب نے یہہ سنکر ایک ضعیف وخفیف سخن خارج از بحث یہہ کیا کہ جب تم انجیل کو مانتے ہو تو کیون اوسکے مطابق عمل نہین کرتے اور عقیدہ نہین رکہتے۔ جواب دیا گیا کہ وہ کون کون احکام یا اصول ہین جن پر ہم عمل نہین کرتے۔ کرسٹین صاحب نے فرمایا

اوّل یہہ کہ خط یوحنا کی باب ۵ فقرۂ سات مین ہے کہ (باپ اور کلام اور روح قدس یہہ تینون ایک ہین آسمان پر گواہ) یعنے جیسے باپ اور بیٹا اور روح قدس کہتے ہین۔

دوم انجیل یوحنا کی پہلی سطر مین لکہا ہے کہ (ابتدا مین کلام تہا اور کلام خدا کے ساتہہ تہا اور کلام خدا تہا۔)

سوم اوسی انجیل کی باب ۱۴ آیت ۹ مین لکہا ہے کہ (جس نے مجھے دیکہا اوس نے باپ کو دیکہا تو کیون کر کہتا ہے کہ باپ کو ہمین دکہلا کیا تو یقین نہین کرتا کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجہہ مین ہے)

چہارم اوسی انجیل کے باب (۵) آیت (۲۲) مین ہے (کہ باپ کسی شخص کی عدالت نہین کرتا بلکہ اوس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی)

پنجم پولس صاحب جو خط قرنتیو کو لکہا ہے اوسکی باب ۱ فقرہ (۲) مین لکہی

ں اس جہت سے کہ نہ آپکو علم غیب اور نہ آپ نے قبل از بحث ثابت
ہین خدا اور مسیح کو نہین پہچانتا باوجود اسکی آپکو کیونکر معلوم ہوا کہ مین
اور مسیح کو نہین پہچانتا۔
ہم اس جہت سے کہ خدا کا پہچانتا اور اوس پر ایمان لانا مستلزم عزت
نہین اور اگر ہے تو ان دونوں مین باہم کیا ملازمہ ہے۔ اور تمام
یا اور خود حضرت مسیح خدا پر ایمان کامل رکہتے تھے مگر کسی کو عزت دنیا
مل نہتی بلکہ تمام انبیا بڑے بڑے مصیبتون مین اور بلاؤن مین مصائب اور
ا رہے حتی کہ خود عیسی علیہ السلام بقول آپکی مصلوب و مغلوب ہوے ہمیشہ
ت دنیا سے نفرت کرتے رہے۔ پس آپ کس بنا پر مجہے تحریص عزت
و ترغیب دین مسیح دے رہے ہو۔ علی الخصوص اس صورت مین کہ انجیل
کی باب پندرہوین کے چوبیسوین آیت مین لکہا ہے کہ (مین اسرائیل
کی کہوئی بہیڑونکی سوا دوسرے کے لئے نہین بہیجا گیا) اور اسیطرح
متی کی باب آیت مین حضرت مسیح نے اپنے حواریونسے تاکیداً فرمایا
سوائے اسرائیل کے کہوئے ہوسے بہیڑیونکی دوسرے کے پاس نجاؤ
ں آپ نصرانیان سوائے گمراہ اسرائیلیونکے دوسرونکو ہدایت نہین کرسکتی
م اہل اسلام بوجہ اسکے کہ خدا کو مستجمع جمیع صفات کمالیہ اور منزہ
ات سلبیہ سے جانتے ہین اور تمام انبیاؤنکو بندۂ خدا اور موید من اللہ
نتے ہین اور کتب آسمانی توریت اور انجیل اور قرآن کو مانتے ہین اور

وہ صاحب اجزا ہوگا اور جو صاحب اجزا ہوگا محتاج ہوگا اپنے وجود مین اجزا کا

وہ ممکن الوجود ہوگا پس یہ عقیدہ تمہارے قول اول کے لازم آتا ہے ـ

کہ واجب الوجود ممکن الوجود ہو یہہ ناممکن ہے ـ

اور دوسرا یہہ قول کہ (ابتدا مین کلام تہا اور کلام خدا کے ساتہہ تہا اور کلام خدا تہا)

یہہ بہی کلام خدا نہین الحاقی فقرہ ہے اس لئے کہ یہہ فقرہ آپکے دوسرے اناجیلون مین

پایا نہین جاتا سوائے اسکے کہ کلام مخلوق ہے اور خدا خالق نہ مخلوق خالق

ہوسکتا اور نہ خالق مخلوق اور نہ ابتدا مین کلام ہوسکتا کیونکہ مخلوق کا قدیم ہونا

لازم آئیگا اور جبکہ کلام خدا تہا اور خدا اسکے ساتہہ تہا اسصورت مین لازم آئیگا

کہ خدا خدا کے ساتہہ تہا یہہ قطعاً محال عقلی ہے اس لئے معیت نفس لنفسہٖ باطل ہے

تیسرا قول بہی کلام خدا نہین اس لئے کہ جب حضرت مسیح کا دیکہنا عین خدا کا دیکہنا

ہوگا تو لازم آئیگا کہ جیسے حضرت مسیح صاحب جسم و محتاج اکل و شرب تھے معاذ اللہ

ایسا ہی خدا بہی تہا یہہ قول قطعاً لغو ہے ـ

چوتہا قول بہی کلام خدا نہین اس لئے کہ جب اللہ جل شانہ اپنے سارے صفت

عدالت بیٹے کو سپرد کردیگا تو خود صفت عدالت سے معرا بن جائیگا اور یہہ محال

عقلی ہے اس لئے کہ صفات واجب الوجود واجب الوجود کی عین ذات ہے

منجملہ اونکے صفت عدالت بہی اوسکا عین ہے عین کا علحدہ ہونا یا کسی کو سپرد

کردینا مستلزم زوال عین ہے جو ذات واجب الوجود مین قطعاً محال عقلی ہے ـ

پانچوان قول بہی باطل ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ کا خدا صورتین آنا

محال عقل ہے اس وجہ سے کہ تمام عقلا و حکما کی مسلمات سے ہے کہ نسل

مسیح خدا کی صورت تو نہین ہو کے خدا کی برابر ہونا غنیمت نہ جانا بلکہ اوس
ادم کی صورت پکڑی آپکو پست کیا مرنے تک فرمان بردار رہا۔
لیل عقلی حضرت مسیح کی خداوند ہونیکی یہہ ہے کہ بغیر باپ کے پیدا ہوا
آسمان پر گیا اور خبر غیب دیا اور کوڑہی اور اندہی مادر زاد کو چنگا کیا
ب ۔ اے کرسٹین صاحب آپکی سوال اوّل مین بحوالہ خط یوحنا لکھا ہے
باپ۔ اور کلام۔ اور روح قدس۔ یہہ تینون ایک ہین آسمان پر گواہ یہہ
بص تین خدا کی آپکی کتاب کے خلاف ہے اس لئے کہ آپ نے فقط
خدا پر اکتفا کی حالانکہ آپکی کتاب سے چھہ خدا ثابت ہوتے ہین سابق
ین آسمانی۔ اور تین زمین کے چنانچہ اوسی خط کے اوسی باب کے
ہشتم مین لکھا ہے (اور تین ہین زمین پر گواہ۔ روح۔ پانی۔ لہو
ون ایک پر متفق ہین) اب ہم آپکے سوال اوّل کو بدلایل عقلی ونقلی
رلتے ہین ۔ اے کرسٹین صاحب آپ توحید فی التثلیث اور تثلیث
توحید جو بیان فرماتے ہین اس سے واجب الوجود کا ممکن الوجود ہونا لازم
ہے۔ اس لئے روح القدس اور حضرت مسیح واجب الوجود کی غیر ہونگی یا
ن بصورت اولی ترکیب لازم آئیگی اور جسمین ترکیب لازم آئی وہ محتاج
اپنی وجود مین غیر کا اور جو محتاج ہوا اپنی وجود مین غیر کا وہ ممکن الوجود
ا۔ اور بصورت ثانیہ واجب الوجود اور حضرت مسیح اور روح القدس
ینون کا باوجود خارجی ایک ہونا لازم آئیگا یہہ محال عقل ہے اس لئے انفکاک
ے عینیت کا ہوگا یا نہوگا بصورت اولی قابل قسمت ہوگا اور جو قابل قسمت

عبادت کر۔ خلاف اس حکم کے اکثر عیسایان روس مکانونکی دروازونمین
بت بٹہاتے اگر کوئی بت پانی مین سے یا جہاز مین سے نکالا گیا تو اوسکا نام
بت معجز نماز کہتے ہین۔ اور سرکار سے اس بت کے نام زمین لطور انعام
عطا ہوتی ہے۔

سوم ۳ اور کتاب زبور کی باب ۸۹ آیت (۶) مین لکھا ہے (کہ آسمان پر خداوند
کا نظیر کوئی نبی اللہ نہین قدسی جو اوسکی گرد مین تعظیم کے لایق ہین) ان احکام
سے سوائے خدا کے دوسرا خدا نہین اور نبی اور قدسی جو اوسکے گرد ہین
فقط تعظیم کے لایق ہین ثابت ہوا سوائے ان احکام کے صحیفہ سلیمان
علیہ السلام کے باب ۴۴ آیت دس مین اور صحیفہ یرمیا نبی کی باب ۱۰ آیت ۱۰ مین
اور کتاب اسموئل نبی کی باب ۲ آیت ۲ مین اور کتاب ملاخی کے باب ۲ آیت ۱۰
مین اور کتاب ذکریا نبی کے باب ۱۴ آیت ۹ نو مین لکھا ہے کہ بغیر خدائی واحد کے
کوئی دوسرا خدا نہین جو بندگی کے لایق ہو۔

اور اپکی رسول پولس صاحب جو خط تم طاؤس کو لکھی ہین اوسکے باب ۶ چہہ
کے فقرہ سولہ ۱۶ مین ہے کہ (بقا فقط اوسی کو ہے وہ اوس نور مین رہتا ہی
جسے کوئی نہین پہونچ سکتا اوسے کسی انسان نے نہین دیکہا اور نہین
دیکہہ سکتا) اے کرسٹین صاحب آیا یہہ صفات حضرت مسیح مین موجود تھی
جو تم حضرت مسیح کو خداوند کہتے ہو۔

اور انجیل یوحنا کی باب ۱۷ آیت (۳) مین لکھا ہے (کہ ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے
کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بہیجا ہی جانین۔

یعنی صورت نوعیہ کو کسیطرح نہین چھوڑ لی پس اس صورتمین واجب الوجود
صورت نوعیۂ انسانی امکانی قبول کرے خلاف عقل ہے۔
ن الوہیت کا سارا کمال مجسم تہا) یہہ دعوی آپکی پولس صاحب کا بچند
غلط ہے۔ اوّل اسوجہ سے کہ واجب الوجود قدیم ہے مسیح حادث تھے
یہہ کہ واجب الوجود اپنے قیام مین کسی کا محتاج نہین اور مسیح جمیع اعضاء
شرب مکان و زمانکی محتاج تھی۔ سوّم یہہ کہ واجب الوجود غالب ہے
مسیح مغلوب تھے اسوجہ سے مصلوب ہوئے۔ چہارم یہہ کہ واجب الوجود
ین۔ اور مسیح مری تھے۔ پنجم یہہ کہ واجب الوجود رازق ہے اور حضرت
روق تھے ششم یہہ کہ واجب الوجود معطی ہے اور حضرت مسیح سایل تھے
دعا مانگتے تھے غرض جتنی صفات کمالیہ واجب الوجود مین ہین اونمین سے
حضرت مسیح مین نہ تھے یہہ تو دلایل عقلی تھے اب ہم آپکی کتب مسلمہ و مقبولہ
لان الوہیت حضرت مسیح ثابت کرتی ہین۔
یہہ کہ کتاب توریت کے حصہ موسومہ استثنا کی باب آیت ۳۹ مین
ہے کہ (خداوند وہی خدا ہی جو اوپر آسمانکی ہے اور نیچے زمین کے ہے اور
سوائے کوئی نہین)
ب توریت کے حصہ خروج کی باب آیت (۳) مین لکھا ہے (کہ میرے
یرے لئے دوسرا خدا ہنووے تو اپنے لیے کوئی مورت یا کسی چیز
رت جو اوپر آسمان یا نیچے زمین پر یا پانی مین زمین کے نیچے ہے مت
ور اونکا نام تک نہ لے تو اپنے تئین اونکی آگے مت جھکا اور نہ اونکی

صورت نوعیہ وجوبی چھوڑکر صورت نوعیہ انسانی امکانی قبول کرے

دوم یہہ کہ عیسی علیہ السلام جو بغیر باپ کے پیدا ہوے اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ حضرت مسیح کا باپ تہا خدا اگر لازم آئیگا تو آدم علیہ السلام کے نسبت بطریق اولا لازم آئیگا کہ اونکا باپ خدا تھا اسلئے کہ اونکو تو نہ باپ تھا اور نہ مان چنانچہ باب اول توریت کی آیت ۲۷ مین لکھا ہے کہ حضرت آدم کو اللہ نے بغیر مان اور باپ کے پیدا کیا اور اوسی کتاب کی باب ۲ آیت ۲۱ مین ہے کہ حوا علیہ السلام کو اللہ نے آدم کی پسلی سے پیدا کیا اس سے ظاہر ہے کہ قادر مطلق کی ذات سے یہہ امر محال نہین کہ بغیر مان اور باپ کے پیدا کرے کیونکہ اللہ نے بغیر مادہ کے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اس صورت مین مادے سے بطریق اولا پیدا کر سکتا ہے۔

سوم یہہ کہ موسم بارش مین ہزارہا حشرات الارض بغیر مان اور باپ کے پیدا ہوتے ہین اور ڈکوری بغیر نر کے پیدا ہوتی ہے پس ان کیڑے کے بغیر نر کے پیدا ہونے سے معاذ اللہ یہہ نہین لازم آتا کہ اس کیڑے کا باپ خدا ہے

دلیل چہارم نقلی یہہ ہے کہ کتاب زبور کی باب ۸۹ آیت ۲۶-۲۷ مین ہے کہ (تو میرا نجات دینے والا ہے اور اوس نے اپنا پلوٹھا بھی ٹھہرایا ہے) اے کرسچن صاحب قاعدہ کلیہ ہے کہ جب دو امرون مین تعارض ہوتا ہے تو دونو ساقط ہو جاتے ہین مثلاً زید خود شراب پیتا ہے اوس نے عمر سے کہا کہ شراب حرام ہے توکیون پیتا ہی اس صورت مین دونون کا اعتراض ساقط ہو جائیگا اور شراب کا حرام ہونا مسلم رہے گا وہی صورت یہان آپکے عقیدہ کی ہے کہ آپ کہتے ہین

ے کرسین صاحب اس آیت انجیل کے مطابق ہمارا اعتقاد اور تمام اہل سلام
معتقد وہ ہے کہ خدا کو ایک اور مسیح کو بہیجا ہوا یعنے رسول جانتے ہین مگر تم
ز بان اسکی خلاف تثلیث اور الوہیت مسیح کے قایل ہو جو صحیح عقلاً و نقلاً
ل ہے جسے ہم نے تمہارے کتب مسلمہ سے بطلان کئے۔
دوسری فصل جسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونیکا بطلان ہے۔
کرستین صاحب نے فرمایا اچہا صاحب حضرت مسیح خدا نہتے پر خدا کے بیٹے
ور روح القدس تو تہے جو ہمارے چارون اناجیلون مین لکہا ہوا ہے۔
اور دلیل عقلی سے بہی ثابت ہے کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوے جو
کی قرآن مین بہی موجود ہے اور ہمارے انجیل مین پیارے بیٹے کے لفظ
سے خدا نے مسیح کو مخاطب کیا۔

جواب

سخت افسوس ہے کہ آپنے اسکو تو مان لیا کہ مسیح خدا نہتے پر اسکو نہ مانا کہ حضرت
مسیح خدا کے بیٹے نہ تہے اور نہ کسی دلیل کو آپنے رد کیا باوجود اسکے پہر اوسی
پر اصرار ہے تاہم ہم آپکے کتب مسلمہ اور دلیل عقلی سے اوسکو رد کرتے ہین۔
اول دلیل عقلی یہہ ہے کہ تمام عقلا و حکما کا مسلمہ ہے کہ نسل نوعی اپنی صورت
نوعیہ کو کسطرح نہین چہوڑتی یعنے نوع انسان کا بچہ نوع فرس سے ہو یا نوع
فرس کا بچہ نوع انسان سے یا نوع گندم کی جگہہ نوع جوار اور نوع جوار
کی جگہہ نوع گندم پیدا علیٰ ہذا القیاس جتنی نوعین دنیا مین ہین وہ اپنی صورت
نوعی کسطرح نہین چہوڑتین بس یہہ قطعاً محال عقلی ہے کہ واجب الوجود کا بیٹا

مراد امر خدا یا فرشتہ خدا ہے چنانچہ آپکی کتاب حزقائل کی باب ۱۱ آیت ۲۴
مین ہے کہ (حزقائل کو خدا کی روح نے اوٹھا کر کسدیون کے ملک مین پہنچا دیا)
اور اسیطرح انجیل متی کے باب ۴ آیت ایک مین لکھا ہے (مسیح روح کی وسیلہ
سے بیابان مین لایا گیا تا کہ شیطان اوسے آزماوے) ان دلیلون سے
ثابت ہے کہ روح نے جو حزقائل کو شہر بابل مین پہونچایا اور حضرت مسیح کو
بیابان مین لایا وہ فرشتہ یا امر خدا تھا۔

اب رہا یہہ امر کہ مسیح کا آسمان پر جانا اوس کی بیٹا ہونی کی دلیل ہے
یہہ بہی صحیح نہین اس لئے کہ کتاب پیدایش کی باب ۵ آیت ۲۴ مین لکھا ہے
کہ حنوک تین سو پینسٹھہ ۳۶۵ برس کے بعد غائب ہوی اور کتاب سلاطین کے
باب ۲ آیت ۱۱ مین ہے کہ الیاس نبی ایک بگولی مین ہو کے آسمان پہ چلے گئے پس اگر
آسمان پر جانا مستلزم ابن اللہ ہے تو یہہ بہی ابن اللہ تھے حالانکہ تم اونکو
نہ ابن اللہ کہتے ہو نہ خداوند۔

اب رہا یہہ کہ معجزات کا حضرت مسیح سے صادر ہونا یہہ بہی نہ مستلزم ابن اللہ
ہی اور نہ الوہیت چنانچہ کتاب مقدس کے بیان اسلاطین کے باب ۱۷ آیت ۱۶
مین لکھا ہے کہ الیاس نبی کی دعا سے بیوہ عورت کا مٹکی کا پانی اور لوٹیکا تیل
قحط کے دفع ہونے تک یعنے تین سال تک تمام نہوا۔ اور اوسی کتاب کی باب ۲
آیت ۲۲ مین ہے کہ الیسع نبی نے کہارے چشمون مین تھوڑا نمک ملا کر فرمایا کہ میٹھے
ہو جاؤ وہ تمام چشمے فوراً میٹھے ہو گئے۔ اور اوسی کتاب کے باب ۴ آیت ۱۷
مین ہے کہ الیسع نبی کے کہنے سے ایک بڈہی عورت کو بیٹا ہوا۔ اور کتاب مقدس مین

کہ حضرت مسیح خدا کی پیاری بیٹی ہین اور کسی بنی کو نہین لکھتے حالانکہ آپ کی کتاب
مین موجود ہے کہ داود تو پیارا بیٹا ہے پس جب کتاب سے سوا مسیح کے
دوسرے بنی کا خدا کا پیارا بیٹا ہونا ثابت ہوا تو اس صورت مین دونونکا پیارا
بیٹا ہونا ساقط ہو جائیگا فقط بنی اور رسول ہونا باقی رہیگا جسکو ہر صاحب
عقل سلیم تسلیم کرتا ہے - سوا اس کے اور بہت سے مقامات پر آیا ہی
چنانچہ کتاب زبور کے باب اول کی دوسری آیت مین حضرت داؤد کو خدا نے
بیٹا کہا اور صحیفہ سلیمان کے باب اول کی آیت دس مین حضرت سلیمان
کو - اور صحیفہ یسعی بنی کی باب اول کی دوسری آیت مین اور کتاب ہوسع بنی
کی باب اول کی آیت دس مین بیٹی کا لفظ موجود ہے اور خود تمہاری انجیل
متی کی باب ۵ آیت ۹ مین لکھا ہے کہ (تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے
اور تمہارا ہادی مسیح) اور اسیطرح اوسی انجیل کے باب ۲ آیت ۱۷ مین لکھا ہی
کہ (مین اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا
کے پاس جاتا ہون) ان دونو آیات انجیل مین حضرت مسیح نے سب کو
خدا کا فرزند کہا ہے پس کیا وجہ ہے کہ تم نصرانی فقط حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا
کہتے ہو اور دوسرون کو نہین پس یہہ تمہارا اعتقاد خلاف عقل و نقل ہی اور اکثر
مقامات اناجیل مین خداوند عالم حضرت مسیح کو اے ابن آدم اور کہین اے
ابن داؤد کے خطاب سے مخاطب کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح
فرزند حقیقی خدا نتھے -

اب رہا یہہ امر کہ روح قدس سے تم مراد خدا لیتے ہو یہہ بھی صحیح نہین بلکہ روح سے

ورس ۲۳ مین ہے کہ اون سب نے سب گناہ ہمارے بخش دیی) اور تیسرے فقرہ
مین ہے (اوس نے اپنے تیئن سب کے کفارہ مین دیا) ان دلائل سے ہم نصرانیون
کی نجات ثابت ہے ۔

جواب

پولس صاحب تمہارے مسلم و مقبول شخص ہین اون کے اقوال ہم پر حجت نہین
سوائے اس کے یہہ اقوال خود آپ کی کتاب مقدس کے خلاف ہین چنانچہ
کتاب خروج کے باب ۳۲ آیت ۳۲ مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے کہا
(اے اللہ تو اون کے گناہ معاف کر نہین تو تو مجھے اوس دفتر سے میٹ دے
آواز آئی کہ اے موسیٰ میرا جس نے گناہ کیا ہے اوسے میٹ دونگا اپنے سطالبہ
کے دن اون سے حساب لونگا) یہہ آیت حضرت مسیح کی کفارہ کے خلاف ہے
اور صحیفہ حزقایل ملاحظہ ہو جس مین لکھا ہے کہ (جب کسی سرزمین کے آدمیون
پر اون کی خطاؤن کے باعث بلا نازل کرون تو ہر چند اوس مین یہہ تین شخص
یعنے نوح اور دانائیل اور ایوب ہون تو فقط اونکی جان بسبب اون کی صداقت
کے بچی گی مجھے اپنی حیات کی قسم ہے کہ وے اپنی بیٹی یا بیٹے کو نہ چھوڑا
سکین گے) یہہ آیت کس قدر صریح و واضح ہے پھر اس پر بھی سمجھنا کہ حضرت
مسیح ہمارے گناہ بخشدے کمال نادانی ہے یہہ احکام تو توریت کے تھے اب
آپ اپنی خاص انجیل کے احکام ملاحظہ فرماوین جو انجیل متی کے باب ۵ آیت ۲۶ مین ہے
کہ (تو جب تک کوڑی کوڑی ادا نہ کرے وہان سے کسی طرح نہین چھوٹیگا) اس
آیت سے ثابت ہے کہ جب تک آدمی اپنے اعمال کے حساب سے بری ذمہ نہو

بیان سلاطین کے باب۵ آیت دس مین ہے الیسع نبی کے کہنے سے ہر
شاہ ارم کا کوڑ جاتا رہا ۔ اور اوسی کتاب کے باب۶ آیت۱۸ مین ہے کہ لشکر کے
آدمی الیسع نبی کے کہنے سے اندہے ہوگئے اور پھر دوسرے روز بینا ہوے
اور کتاب یشوع کے باب۱۰ آیت۱۲ مین لکھا ہے کہ اموریونکی لڑائی مین حضرت یوشع
کے حکم سے کامل بارہ گھنٹے زاید وقت مقررہ سے چاند اور آفتاب نے اپنی جگہ
سے حرکت نہین کئے اور حضرت موسی کے معجزہ بھی آپ کی کتاب مین موجود
کہ حضرت کے عصا کے اشارہ سے بحر قلزم کا پانی ہٹ گیا اور عصا کے اشارے
پتھر پھٹ گیا اور اوس سے بارہ چشمے جاری ہوے پس ان جملہ معجزات سے
ثابت ہوا کہ آسمان پر جانا اور کوڑہی اور اندہے کو اچھا کرنا اور مردون کو زندہ
کرنا مختص یہہ حضرت مسیح نہ تھا بلکہ دوسرے نبی اور رسولون سے یہہ معجزے
ظاہر ہوے پس ایسے معجزات کا ہونا مستلزم ابن اللہ والوہیت ہی تو
معاذ اللہ اور رسول اور نبی ابن اللہ یا خدا تھے حالانکہ نہ وہ ابن اللہ ہین
اور نہ خدا اور نہ تم انکو ابن اللہ اور خدا کہتے ہو تو پھر حضرت مسیح کو تم کیون ابن اللہ
اور خدا کہتے ہو درحقیقت حضرت عیسی نبی اور رسول اور خدا کے دوست تھے
جس کو ہم نے خود تمہارے انجیل سے ثابت کیا ۔

فصل سوم بطلان شفاعت مسیح مین

ان جملہ جوابات مین سے کسی ایک جواب کا رد کرسچین صاحب سے نہین ہوسکا
آخر الامر جھنگ اکر یہہ فرمایا کہ خیر مسیح کے خون کے باعث ہماری نجات تو ہوگی
دلیل اول یہہ کہ پولس صاحب نے جو خط قلیبون کو لکھا ہے اوسکے باب۲ کے

بخش سکتے۔

چوتھی فصل مین حرمت شراب وسوّر ملت ختنہ وغیرہ کا ذکر

تمام انبیا واہل مذاہب کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بغیر عمل حسنہ کے کوئی نتیجہ مستحسن نہین مرتب ہوتا لیکن بخلاف اوس کے آپ لوگ اصول سابقہ و احکام لاحقہ ہر چہار اناجیل چھوڑکر پولس صاحب کے خیالی احکامون کی پیروی کرتے ہو اور شریعت پر عمل نہین کرتے اور اپنے کو آزاد قرار دیتے ہو حالانکہ خود عیسلے علیہ السلام نے اپنے تمام عمر مین کبھی کوئی امر خلاف خدا نہین کئے اور نہ کسی شرع کو رد فرمائے چنانچہ انجیل متی کے باب ۵ آیت ۱۷ مین لکھا ہے (مین توریت کو اور نبیون کی کتابون کو منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پورا کرنے آیا) یعنے اگلون سے کہا گیا کہ زنا مت کر پر مین تمہین کہتا ہون کہ شہوت سے کسی عورت پر نگاہ مت کر اور اگلون سے کہا گیا کہ جھوٹی قسم خدا کی نہ کہا پر مین تمہین کہتا ہون کہ ہرگز قسم نہ کھاؤ نہ خدا اور نہ آسمان نہ زمین کی۔ اور تم سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ تک مت کر بلکہ جو تیرے دہنے گال طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اوس کے طرف پھیر دے) یہہ ہین احکام توریت جو حضرت مسیح نے پورا کئے اور عمل کرنے کو تاکید کی دیکھو انجیل متی کے باب ۵ آیت ۱۹ کو (جو عمل کرے اور سکھاوے وہ آسمانی بادشاہت مین بڑا کہلاویگا) مگر بخلاف اس کے پولس صاحب اپنے خط جو گلتیون کو لکھے ہین اس کے باب ۴ فقرہ ۹ مین ہے۔ (تم جب خدا کو نہین جانتے تھے تو بندگی کرتے تھے جب خدا کو پہچانا تو کیون دوبارہ اصول مین پنا

نجات نہ پاوے گا۔

اور اوسی انجیل کے باب آیت ۲۱ مین ہے (نہ ہر ایک جو مجھے خداوند کھتا ہے آسمان کی بادشاہت مین شامل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے یعنے خدا کی) پس جو شخص خدا کی مرضی مطابق نہ چلا ہو وہ بہشت مین داخل نہ ہوگا۔ اور اِس آیت سے زیادہ صاف صریح حکم ہے جو اوسی انجیل کے باب مین لکھا ہے کہ (زبدی کی مان اپنے دونو بیٹون کو یعنے یعقوب اور یوحنا کو لے کر حضرت عیسی کی خدمت مین آئین اور عرض کی مین چاہتی ہون کہ میرے دونون بیٹے آسمانی بادشاہت مین تیرے پاس ایک دہنے بازو پر دوسرا بائین بازو پر بیٹھے آپ نے فرمایا کہ میرے اختیار مین نہین بلکہ میرے باپ کے اختیار مین ہے یعنے اللہ کے) جب حضرت مسیح نے اپنے حواریون کو بہشت مین اپنے پاس بٹھانے کا ذمہ نہین لیا تو پھر آپکا خیال کہ مسیح نے سب گناہ ہماری بخشدی خلاف واقع ہوا۔ اور خود پولس صاحب جو خط رومیون کو لکھے اوس کے باب ۲ فقرہ چھ مین لکھے ہین کہ وہ (ہر ایک کو اوس کے کامون کے موافق بدلا دیگا) شاید پولس صاحب اپنا پہلا قول بھول گئے یعنے (اوس نے سب گناہ ہمارے بخشدئے اور اعمال کے بدلے کے قابل ہوے ہین۔ اور مکاشفات یوحنا کے باب ۲۰ فقرہ ۱۲ مین لکھا ہے کہ (قیامت کے روز کتابین کھولی گئین ہر ایک کے ساتھ اون کے اعمال کے موافق عمل کیا گیا۔ پس ان جملہ دلائل سے ثابت ہے کہ جو شخص جیسا کریگا ویسا بدلا پاویگا اور حضرت مسیح کے خون کے کفارہ سے کسی نصرانی کی نجات نہین اور نہ حضرت مسیح خود کسی کا گناہ بغیر حکم خدا

مین ہے (کیا ہم شریعت کو باطل کرتے ہین ایسا نہو بلکہ ہم شریعت کو قایم کرتے) پھر اسکے خلاف اوسی خط کے باب ۴ فقرہ ۱۵ مین لکھے ہین کہ (شریعت قہر کا سبب ہے اسلیئے جہان شریعت نہین وہان نافرمانی نہین) اس حکم مین شریعت پر چلنے والے مقہور ٹھہرائے گئے معاذ اللہ پولس صاحب تو تمام نبیون کو جو شرع پر چلتے تھے مقہور بنا دیا - اور پھر اسکے خلاف اوسی خط کے باب ۷ فقرہ ۱۲ مین ہے کہ (شریعت تو پاک اور حق اور خوب ہے) اور ایسا ہے مختلف احکام پولس صاحب شراب اور ناپاک چیزون کی استعمال کرنے مین کبھی درست اور کبھی نادرست تحریر کی ہین چنانچہ جو دوسرا خط رومیون کو لکھا گیا اوس کے باب ۶ کے فقرہ ۱۱ مین ہے کہ (تمہارا بھائی حرام کار یا شرابی ہو اوسے نکال دو اوس سے صحبت نہ رکھو اور اسیطرح جو خط تمطاوس کو لکھا ہے اوس کے باب ۳ کے فقرہ اول مین ہے کہ (کلیسا کا نگاہبان شرابی نہو اور پھر خلاف مین اسکے اوسی خط کے باب ۵ فقرہ ۲۳ مین ہے کہ (تھوڑی مے پی پانی نہ پی) واہ کرستن صاحب عجب آپ کی پولس رسول ہین کہ ابھی شراب کی ممانعت اور پھر اوسی خط مین اجازت اور طرفہ یہہ کہ پانی سے شئے پاک و بہتر اور باعث زندگی کی استعمال کی ممانعت اور شراب کو جو مزیل عقل و باعث فتنہ و فساد و ہلاکت ہے اوسکی اجازت نہایت حیرت ہے -

اب ہم شراب کی ممانعت کے بارے مین جو احکام خدا انبیاء سلف پر نازل ہوی جو خود تمہاری کتاب مقدس مین لکھے ہوے ہین اون کو لکھتے ہین - کتاب مقدس موسوم بہ احبار کے باب ۱۰ آیت ۹ مین لکھا ہے (شراب یا کوئی چیز جو نشہ کرنے والی ہو نہ پیو

کی شریعت... ہوئے ہو) اگر پولس صاحب اس زمانہ مین ہوتے تو یہہ مسئلہ
پوچھنے کے لایق تھا کہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسےٰ کیا خدا کو نہین پہچانتے
تھے جو آخر عمر تک خدا کی بندگی کرتے رہے یہہ خداشناسی پولس صاحب
کا حصہ ہے جو ایک خدا کو تین خدا بنا دیا اور شریعت پر چلنے والون کو خدا ناشناس
ٹھہرایا جو عقلاً و نقلاً بجمیع جہت باطل ہے - اور سنئی پولس صاحب حسن و قبح
عقلی کے بھی قایل نہین تمام افعال بد کو بد نہین جانتے چنانچہ جو خط افیون کو لکھا
ہے اوس کے باب اول کے فقرہ ۷ مین ہے (جب تم آزاد ہوئے اور شریعت
پر عمل کرنا نہین تو پھر گناہ کیسے) اور جو خط پہلا رومیون کو لکھا گیا اوس کے
باب ۳ فقرہ ۲۰-۲۲ مین ہے کہ (کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے اوس کے
سامنے راست باز نہ ٹھہریگا بلکہ راست بازی یسوع مسیح پر ایمان لانے سے
ملتی ہے) اور اوسی خط کے باب ۶ کے فقرہ ۱۵ مین ہے کہ (ہم شریعت کے اختیار
مین نہین فضل کے اختیار مین ہے) ان حکمون سے نہ کوئی شریعت باقی رہے
اور نہ کوئی برا فعل برا ٹھہرا اور پھر اس کے خلاف اوسی خط کے باب ۶ فقرہ
مین لکھتے ہین کہ (جو کوئی اچھا کام کرے گا کیا غلام کیا آزاد ویسا بدلا پاویگا)
اگر ہم اس تناقض کو سہو کاتب پر محمول کرین یا یہہ خیال کرین کہ یہہ فقرہ الحاقی
ہے تو یہہ بھی نہین ہو سکتا اسلئے کہ جب ہم اون کے دوسرے خطون
دیکھتے ہین تو ان مین بھی اجتماع نقیض و ضدین پاتے ہین چنانچہ جو خط لوگو
رومیون کو لکھا ہے اوس کے باب ۳ فقرہ ۲۸ مین ہے (آدمی ایمان سے بے اعمال
۳۱
شریعت راست باز ٹھہرتا ہے) - اور پھر اسکے خلاف اوسے خط کے فقرہ

کے باب ۱۷ آیت ۱۴ سے بھی اس کی غلطی ثابت ہے لیئے (ہر شخص کی ختنہ
کی جاوے جو نکرے وہ لوگون مین سے کٹ جائیگا) یہہ حکم خدا وہ ہی جس کی
تعمیل تمام انبیاء سلف نے اور خود حضرت موسی اور حضرت عیسی کی اور اپنی تمام
امت سے تعمیل کروائے پس یہہ حکم خدا پولس صاحب کے کہنے سے متروک
کرنا اور اپنے نبی کی چال کو چھوڑنا بجز گمراہی کے اور کیا کہا جاسکے - اور کتاب اعمال
کے باب ۱۵ فقرہ ۲۴ مین لکھا ہے کہ (بعضے تمہارے دلون کو یہہ کہکے پریشان
کیا کہ ختنہ کرواور شریعت پر چلو لیکن روح قدس اور ہم نے یہ بہتر جانا کہ ان
ضروری باتون کی سوا تم پر کچھہ بوجھ نہ ڈالین کہ بتون کی چڑہائی ہوی اور گلا
گھونٹے چیزون اور حرام کاری اور لہو سے پرہیز کرو) یہہ حکم پطرس صاحب نے
ختنہ کو اور شریعت پر چلنے کو منسوخ کیا اور بتون کی چڑہائی ہوئی اور گلا گھٹے
چیزون کے حکم کو بحال رکھا آخر یہہ مسئلہ بھی قایم نہ رہا چنانچہ جو خط قرنتیون کو
تحریر ہوا اوس کے باب ۸ فقرہ دس مین ہے کہ (جس کا دل ضعیف ہو وہ بتونکی
قربانی کہانے پر دلیر نہ ہوگا) اس سے یہ لازم آتا ہے کہ جتنے نبی تھے معاذ اللہ
قوی دل نہ تھے جو بتون کی قربانی کھانے سے پرہیز کرتے تھے۔ اور خود تمہاری
کتاب مقدس موسوم بہ خروج کے باب ۲۲-۲۰ مین ہے کہ (غیر معبودون کے
نام کی قربانی نہ کھا اور جو کوئی خداوند کے سوا کسی معبود کے لئے قربانی
کرے مار ڈالا جاوے) مگر اس کے خلاف پولس صاحب جو خط طیطس کو
لکھے ہیں اوس کے باب اول کے فقرہ پانچ مین ہے کہ (پاک لوگون کے لئے
سب کچھہ پاک ہے اور ناپاکون کے لئے کچھہ بھی پاک نہین) یہہ حکم قطعاً غلط اور

کیھ ہمیشہ کے لئے عہد ہے) جب خداوند عالم نے خود تمہاری کتاب مین ہمیشہ
کیھ لئے بطور ابدی حکم ممانعت مسکرات فرمایا تو پھر کسیطرح سے پولس صاحب
اس کے مجاز ہین کہ شراب پینے کو جایز کردین - اور کتاب سلیمان علیہ السلام کے
باب ۲۳ آیت ۳۱ مین حکم خدا ہوا کہ (جب مئے لال لال ہو اور اوسکا عکس جام پر پڑے
اور وہ اپنی خوبی دکھلاوے تو تو اوس پر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کے
مانند کاٹتی ہے یعنے تیری آنکھین بیگانہ عورت سے لڑین گی اور تیرا دل ٹیڑھے مضمون
نکالیگا) یہان حکماء انگلستان اور جملہ نصاریٰ سے انصاف فرماوین کہ اس
حکم سے جو تمہاری کتاب مقدس مین ہے قلیل شراب کا پینا بھی حرام ہو گیا اسلئے
کہ جب خداوند عالم شراب پر نظر ڈالنی کو منع فرماتا ہے تو قلیل شراب کا پینا بطریق
اولی ممنوع ہو گیا - اور نیز کتاب یسع نبی کے باب ۵ آیت ۲۲ مین اور کتاب حزقیل
کے باب ۴۴ آیت ۲۱ مین اور کتاب دانائل کے باب ۱ آیت ۸ مین اور کتاب حبقوق
نبی کے باب ۲ آیت ۵ مین مذمت و ممانعت شراب موجود ہے -
اور اسیطرح ختنہ کی ممانعت بھی کسی انجیل سے نہین پائی جاتی مگر پولس صاحب
ختنہ کو کہین درست اور کہین نادرست لکھے ہین لکھتے ہین چنانچہ جو خط
پولس صاحب رومیون کو لکھے ہین اوس کے باب ۲ فقرہ ۲۵ مین ہے (ختنہ
فایدہ مند ہے اگر تو شریعت پر عمل کرے) اس حکم سے ختنہ کا فایدہ مند
ہونا پایا جاتا ہے مگر جو خط قرنتھیونکو پولس صاحب تحریر فرماتے ہین اوس کے باب ۷
فقرہ ۱۹ مین ہے (ختنہ کچھ نہین اور نامختونی کچھ نہین) اس حکم اور پہلے حکم مین
اجتماع نقیضین لازم آتا ہے جو قطعاً غلط ہے اور خود کتاب مقدس کی بیان پیدایش

مین ہے کہ (ہر ایک جس حالت مین بلایا گیا اوسی حالت مین رہے) اس مین
تناقض لازم آتا ہے کہ حکم اول مین تو یہ ہے کہ ہر ایک ثبوت کر سکتا ہے اور اس
حکم مین کہ ہر ایک جس حالت مین بلایا گیا اوسی حالت مین رہے لہذا ہر دو حکم باطل
ہین - اور پولس صاحب جو خط رومیون کو لکھے ہین اوس کے باب کے فقرہ ۳۸
مین تحریر فرماتے ہین کہ (اپنی بیٹی کو جو بیاہ دیتا اچھا کرتا جو بیاہ نہین دیتا بہتر کرتا)
اور اوسی خط کے باب ۱۴ کے فقرہ چھہ مین ہے کہ (جو دن کو مانتا خدا کے واسطے
اور جو نہین مانتا خدا کے واسطے اور جو کھاتا خدا کے واسطے اور جو نہین کھاتا خدا کے
واسطے) غرض کہ یہہ جتنے پولس صاحب کے احکام ہین وہ سب تناقض کا مجموعہ
اور ایک اضداد کا شیرازہ ہے اوس پر عمل کرنا کمال نادانی کی دلیل اور
گمراہی کی سبیل ہے اور طرفہ سنئے کہ پولس صاحب اوسی خط کے باب ۱۴ فقرہ ۳۷
مین فرماتے ہین کہ (یہہ باتین جو مین لکھتا ہون خداوند کے احکام ہین) کہ معاذ اللہ
خداوند عالم ایسے احکام مختلف خلاف عقل کسی نبی کو نہین فرمایا پولس صاحب
نے کیسی اجازت تمام اشیاء حرام اور مکروہ کھانے کی دیا اور اس حکم سے یہہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ پولس صاحب خدا کے رسول نہ تھے گر تم لوگ ایسا نہین جانتے
بلکہ رسول حضرت مسیح سمجھتے ہو - اور یہہ قول پولس صاحب کہ جو کچھہ قصابون کی
دکانون مین بکتا ہو سو کھاؤ اور دینی امتیاز کرکے نہ پوچھو یہہ جو اوسنے خط مین تحریر
فرمائے ہین کہ کھانے پیٹ کے لئے ہین یہ مخالف آپکی کتاب مقدس موسوم یسعیاہ
باب ۱۱ آیت ۱۷ کی ہے کہ (خداوند عالم اپنا قہر اون پر لاویگا جو سؤر کا گوشت اور مکروہ
چیزان کھاتے ہون) اور خود خاص تمہاری انجیل رسالہ اعمال کے باب ۱۱ فقرہ آٹھہ مین

خلاف عقل ہے کیونکہ اگر پاک لوگون کے لئے سب کچھہ پاک ہوتا تو لازم آتا ہے
معاذ اللہ تمام انبیا شراب پیتے زنا کرتے اور سور کھاتے حالانکہ ایسا نہین کی
پس جبکہ لازم باطل ہوا تو ملزوم بھی باطل ہوا علی ہذالقیاس اگر ناپاکون کے لئے
کچھہ بھی پاک نہین تو پانی سی ستُھرے جو تمام ناپاک کو پاک کرتا ہے وہ خود ناپاک ٹھہرتا
ہے جو خلاف عقل ہے اور اس حکم کے خلاف بھی فرماتے ہین چنانچہ جو خط
فلپیون کو لکھا گیا اوس کے باب ۴ فقرہ آٹھ مین ہے کہ (جتنی چیزین پسندیدہ
اور پاک ہین اوس پر غور کر و عمل کر و) اور پھر اس کے خلاف قرنیتیون کے
خط کے باب ۱۰ فقرہ پچیس مین لکھے ہین کہ (سب کچھہ قصابون کی دوکانون مین
بکتا ہے سو کھاؤ دینی امتیاز کر کے مت پوچھو) اور رومیون کو جو دوسرا خط
لکھا گیا اوسکے باب ۱۰ فقرہ ۲۲ مین فرماتے ہین کہ (سب کچھہ میرے لئے حلال ہے
مگر سب کا موقع نہین) واہ کرسٹن صاحب کیا خوب آپکی پولس رسول ہین جو
موقع پر حرام حلال ہوتا ہے اور حلال حرام -
اور طرفہ سنئے جو خط پولس صاحب نے قرنیتیون کو لکھا ہے اوسکے باب ۱۴ فقرہ ۳۱
مین لکھا ہے کہ (تم سب ایک ایک کر کی نبوت کر سکتے ہو) یہہ حکم بچند وجہ غلط
ہے اول اس وجہ سے کہ بغیر حکم خدا کے کسی کے جانب سے نبی نہین ہوتا پس کچھہ
فرمانا پولس صاحب کا کہ تم سب نبوت کر سکتے ہو قطعاً غلط ہو گیا دوم ان جہت سے
کہ نبی خدا کے طرف سے ہدایت کے لئے مامور ہوتا ہے جب سب نبی ہو گئے تو
ابطلان ہدایت لازم آئیگا اس لئے کہ ہدایت یافتہ کی ہدایت ہدایت یافتہ کو فعل
ہو بے سود ہے سوم اس وجہ سے کہ اوس کے خلاف اوسی خط کے باب ۱۲ آیت

ہو سکتا اسلئے کہ اس کے یہ معنے ہین کہ بت پرستون مین بُت پرست
اور خدا پرستون مین خدا پرست اور یہہ ہرگز جایز نہین ہے اور اس سے زیادہ
غور کرنے کے لایق کہ تم سب نصاراے کا یہہ اعتقاد ہے کہ جملہ اناجیل کلام حق
ہے مگر پولس صاحب نے جو خط گلیٹون کو لکھا اوسکے باب اول کے فقرۂ ۹ مین
لکھتے ہین کہ (جو میری انجیل کے سوا دوسری انجیل سنی یا سُنا دی وہ ملعون ہے
پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ تم انجیل متی و لوقا و یوحنا کی سُنی اور سُنائی والے
بقول پولس صاحب ملعون ہوا اور پولس صاحب فقط تمہین کو ملعون نہین کہا بلکہ
معاذ اللہ حضرت عیسی علیہ السلام کی شان مین بھی بہت کچھ بُرا لکھا ہے چنانچہ
پولس صاحب جو خط رومیون کو لکھے ہین اوس کے باب ۶ فقرۂ ۱۰ مین اور باب ۸
فقرۂ ۳ مین تحریر فرماتے ہین کہ (مسیح گناہ کے سبب سے موا) اور جو خط گلیٹون کو
لکھا ہے اوس کے باب ۳ فقرۂ ۱۳ مین ہے (مسیح ہمارے لیے لعنتی ہوا) نعوذ باللہ
نہین معلوم کہ تمہاری عقلون پر کیسا غفلت اور ناسمجھی کا پردہ پڑا ہے کہ جو تم کو
اور تمہارے نبی کو بُرا کہے اور تمہاری کتاب کے احکامون کو بدل دے اوس کو اپنا
ہادی قرار دے اور سب سے اچھا سمجھے اور ہم اہل اسلام کو کہ تمہارے نبی یعنی حضرت
مسیح کو رسول خدا اور تمام گناہون سے پاک و مُبرا جانین بُرا کہو بہت حیرت ہے
اور تم نے اپنے نبی کا حکم جو انجیل متی کے باب ۵ سے ہے کہ (کسی بیگانہ عورت کو نظر
شہوت سے نہ دیکھو) مگر اوس حکم کے خلاف شب گذشت یک دوسرے کی
عورت سے بغل گیر ہوکے ناچتی اور گاتی اور شراب پیتی اور پلاتی اور شُہوار کہانی
کھلا اڑ ہو جنکی مخالفت خود تمہاری کتاب سے ہم نے اور ثابت کیا ہے بقول پولس صا

پطرس صاحب کے قول سے بھی مکروہ چیزون سے کے کہانیکی مذمت اور ذبیحہ کی حلت ثابت ہے اور تمہاری کتاب مقدس مین یہہ الفاظ بزبان عبرانی موجود ہین (تحیاو خلتا کاشر) یعنے ذبح کرو کہاو مگر تم نصرانی بغیر ذبح کہاتے ہو اور پولس صاحب نے گلا گھونٹی کی کہانی سے منع کیا جسکا حوالہ اوپر ہم نے دیا مگر تم خلاف عمل کرتے ہو اور تمہاری کتاب مقدس موسوم بہ استثنار کے باب ۲۳ آیت ۱۹ مین لکھا ہے کہ (تم اپنے بھائی کو سود سے قرض ندو) مگر تم لوگ خلاف اس کے برابر سود دیتے روپیہ دیتے اور لیتے ہو حتی کہ خاص اس کی ایک دوکان موسوم بہ بنک مقرر ہے اگر نصرانیون کا روپیہ جمع ہوکر سود پر لیا دیا جاتا ہے - مگر آپ پولس صاحب کے اس فقرہ پر کہ ہم آزاد ہین فقط ایمان کافی ہے عمل ضرور نہین جو قطعاً خلاف عقل ونقل ہے عمل کرتے ہو اور خود رسول یعقوب کے خط باب ۲ کے فقرہ ۲۰ مین صاف حکم موجود ہے کہ (ایمان بے عمل مردہ ہے) اور ایسا ہی انجیل متی کے باب ۱۷ آیت ۲۱ مین لکھا ہے مگر تم پولس صاحب اور پطرس صاحب کو اپنا ہادی قرار دیکر اون کے احکامون کو جو خلاف عقل ونقل ہے سنا اور عمل کیا اور اپنے مسیح کا حکم جو انجیل متی کے باب ۲۳ آیت دس مین ہے کہ (تم ہادی مت کہلاؤ) پس پشت ڈالا - آپ لوگ پولس صاحب کے احکامون کو ذرا غور سے ملاحظہ فرماوین تو صاف طور پر آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ اقوال ہرگز رسولون کی نہین ہین چنانچہ مشت نمونہ از خروارے جو خط قرنتیون کو لکھا ہے اوس کے باب ۹ فقرہ ۲۱ مین فرماتے ہین کہ (مین بے شریعت والون مین بے شریعت سا اور شریعت والون [illegible]

بھیجا ہے جاوین) اس آیت کے مطابق سواے مسلمانون کے کسی فرق
کا ایسا اعتقاد نہین کہ خداکو اکیلا اور مسیح کو بھیجا ہوا یعنے رسول جانے اسلیے
ہم مسلمانون کو ہمیشہ کی زندگی یعنے قیام بہشت حاصل ہوگا نہ تم کو کیونکہ تم تو تین
خدا یعنے باپ اور بیٹا اور روح القدس مل کر ایک خدا کہتے ہو اور مسیح کو رسول
نہین بلکہ بیٹا جانتے ہو۔ کہ (جو اقرار کرے کہ یسوع مسیح خدا کے طرفسے وہ خدا
کی روح ہے اور جو مسیح کو خدا کے پاس سے آیا ہوا نہ کہے وہ مخالف ہی) اس حکم
کے مطابق بھی ہم ہی مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح کو بھیجے ہوے خدا کے
جانتے اور روح اللہ کہتے ہین مگر تم لوگ مسیح کو خدا جانتے ہو جیسا کہ پولس رسول
جو خط قرنتیون کو لکھے اوس کے باب ۱ اول کے فقرۂ ۲ دوین ہے کہ (ہر مکان
مکان مین یسوع مسیح کا نام جو ہمارا اور اونکا خداوند ہے لیا کرتے ہین) پس
اس قول کے موافق تم مخالف اور ہم موافق ہین۔

دلیل سوم انجیل متی کے باب ۷ آیت ۲۱ مین لکھا ہے کہ (نہ ہر ایک جو مجھے خداوند کہتا ہے
آسمان کی بادشاہت مین شامل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے)
یعنے خدا کے حکم پر اس حکم سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تم نصرانی جو حضرت مسیح
کو خداوند کہتے ہو آسمانی بادشاہت مین داخل نہ ہونگے بلکہ ہم مسلمان
جو شریعت پر مطابق مرضی خدا کے عمل کرتے ہین داخل بہشت ہونگے

چہارم پولس رسول جو رومیون کو لکھے ہین کہ (تمہارا بھائی حرام کار شرابی ہو
اوسے نکالدو) اس حکم سے بھی ثابت ہوا کہ ہم مسلمان رہنے کے لایق اور تم شرابی
نکال دینے کے قابل۔

اسپنے کو آزاد قرار دیکر تمام مکروہاتون کو جایز رکھا ہے کیہ تمہارے اعمال ہین
اور تمہاری عدالت کے یہہ حالت کہ بغیر روپیہ لئے یعنے اسٹامپ کے کسی کی
فریاد نہین سنتے اور اگر مقدمہ فوجداری ہوا تو بہ حیلہ جرمانہ روپیہ وصول فرماتے
اور طہارت کی یہ حالت کہ بعد انزال منی و اخراج پیشاب کے بغیر پانی سے پاک کئے
اوٹھہ جاتے آیا کیہ حکم خدا ہے یا کسی نبی کا ارشاد ہے غرض کہ تم لوگون نے
امورات دنیا مین جیسا ترقی کی ہے ویسا ہی دین مین سب قومون سے پیچہے ہٹے
ہوا سلئے ایسے افعالون سے اللہ تمہارے سے ناراض ہوکے تمہاری کتاب
کو منسوخ کیا اور ہمارے نبی پر کتاب بہیجا چنانچہ تمہاری کتاب مقدس حصہ سوم
یہ کتاب ہوشیع نبی کے باب ۲ آیت گیارہ ۱۱ مین بزبان عبرانی یہ لکھا ہے (دہشتبی
کل مسوساہ حکاہ حادشاہُ وَشبتاہ وکل مَعداوُم یعنے باطل کرونگا تمام
خوشیون کو تمہاری اور حجون کو تمہاری اور مہینون کو تمہارے اور ہفتون کو
تمہارے اور عیدون کو تمہاری پس موافق اس حکم کے اللہ نے تمہاری عید
وحج کے احکام کو بدل دیا اور بجاے تعظیم شنبہ جمعہ مقرر کیا اور تمہاری انجیل
مین تو نہ احکام حج ہین اور نہ تعظیم اتوار ہے جو یہہ حکم آپ پر صادق آوے
سواے اس کے اور بہت سے ثبوت ہم اہل اسلام کا دین حق پر ہونا
آپ کی کتب مسلمہ و مقبولہ سے لکھتے ہین -
پانچوان خاتمہ ہے جس مین صراط مستقیم پر ہونا مختص باہل اسلام ہی ثابت ہے
دلیل اول ہمارے حق پر ہونیکی یہہ ہے جو انجیل یوحنا کے باب ۱۷ آیت تین مین لکہا ہے کہ
ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجہکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے

ہر یروشلم مین آگے کوی نامختون داخل نہ ہوگا) اس حکم کے مطابق
ج تک سوا اسکے ہم مسلمانون کے وہان دوسریکی حکومت نہین اور قبل ازین
م اہل یورپ کے بادشاہ متفق ہوکر بیت المقدس مسلمانون سے لینا چاہا
حسب وعدہ الٰہی آخر سلطان صلاح الدین کی فتح ہوی اور تمام نصاریٰ
شکست ـ

ہم اوسی کتاب مقدس کی باب ۶۲ آیت ۲ دو مین لکھا ہے کہ (تو ایک نئے نام سے
لا جائیگا جو خداوند کا منہ خود تجھے رکھ دیگا ایک حقیر گروہ قوی ہوگی اور سب
ست باز ہون گے وہ ابد تک اوس زمین کے وارث ہون گے اور اونکے
تھ ایک ابدی عہد باندہ ہوگا اون کی نسل قومون کے درمیان نامور ہوگی اور
ہ اپنٹ شادمان اور نسے رہیگا جیسا دولہا دولہن سے ـ) اس آیت مین نئے
م سے مراد اسلام ہے جس کو خدا نے اپنے کلام مین ظاہر فرمایا ہے اور
ہاری اناجیل مین کہین تمہارا اپنا نام نہین بلکہ وہی پرانا نام بنی اسرائیل ہے ـ
ر حقیر گروہ سے مراد عرب سے ہے جو قوی اور راست باز ہوے اور زمین بیت المقدس
ے ابد تک بھی یہی مسلمان وارث ہوے نہ نصرانی ـ اور ابدی عہد باندھنے سے
راد قرآن ہے نہ انجیل کیونکہ انجیل مین کوئی نیا عہد نہین ہے بلکہ وہ عہد عتیق
عمل کرنیکا حکم ہوا جیسا کہ انجیل متی کے باب ۵ مین ہے کہ مین توریت کو منسوخ
نے نہین آیا بلکہ جاری کرنے لہذا انجیل کو جو آپنے موسوم بعہد جدید کیا ہو
ین سکتا بلکہ عہد جدید قرآن مجید ہے اگر بقول آپکے عہد جدید انجیل کو مان

پنجم یسع نبی کی کتاب باب ۶۶ آیت ۱۷ مین لکھا ہے کہ (خداوند اپنا قہر اون پر لائیگا جو سُور کا گوشت اور مکروہ چیزین کھاتے ہین) اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ تم علانیہ سور کا گوشت کھانے والے مقہور خدا اور مسلمان علی العموم سور سے نفرت رکھنے والے مرحوم ہین۔

ششم آپکی کتاب مقدس مین ہے (ہر شخص کا ختنہ کی جاے جو نہ کرے وہ اپنے رگون مین سے کٹ جائیگا) اس حکم سے بھی ثابت ہوا کہ تم ختنہ نہین کرنے والے راہ راست سے کاٹے گئے اور ہم ختنہ کرنے والے نہین۔

ہفتم آپکے پولس رسول جو رومیون کو لکھے ہین کہ (ختنہ فایدہ مند ہے اگر تو شرع پر چلے) اس حکم سے بھی ثابت ہے کہ ہم مسلمان فایدہ مین ہین اور تم ضرر مین ہو۔

ہشتم کتاب یسعی نبی مین لکھا ہے کہ (مین غیر قومون کو اپنی قوم کہونگا اور اسے جو پیارے نہ تھے پیارے کہونگا) یعنے خداوند عالم جو بنی اسرائیل کو پیار کرتا تھا اونکے عوض اب غیر قوم یعنے اہل اسلام کو پیارے کہا۔

نہم تمہاری کتاب مقدس حصہ موسوم بہ حزقائل کے باب ۴۴ آیت ۹ مین لکھا ہے کہ (کوئی دلکا نامختون اور جسم کا نامختون اجنبی زادہ میری مقدس مین داخل نہوگا) اس حکم مین جسم کے نامختون سے مراد تم نصارے ہو اور دل کے نامختون سے مراد یہود ہین کیونکہ اونکا ختنہ ہوتا ہے اسلئے تم ہر دو فریق اور اجنبی زادہ دوسرے قوم کے لوگ بیت المقدس مین سواے ہم مسلمانون کے داخل نہین ہوسکتے

زیر فرمان ہے یا اہل نصاری کے پس ان جملہ دلائل سے ثابت ہے کہ ہم مسلمانون کا ہی دین حق ہے - یہ بزرگی اہل اسلام کی سن کے کرسٹن صاحب نے طعن سے فرمایا کہ تمہارے نبی تو حضرت اسمٰعیل کی نسل سے ہین جو کنیز زادی تھی -

جواب دیا گیا بہ حسب ظاہر ہاجرہ کنیز تھین مگر درحقیقت بہت سی بی بیون سے بہتر تھین اور اُن بی بیون سے تھین جن سے اللہ جل شانہ نے کلام کیا چنانچہ تمہاری کتاب مقدس بیان پیدائش کے باب ۲۱ مین لکھا ہے کہ (بی بی سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ اس لونڈی ہاجرہ کو اور اوس کے بیٹے اسمعیل کو نکال دے تا میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ وارث نہ ہو تب ابراہیم نے بموجب حکم خدا بہ خاطر سارہ ہاجرہ کو روٹی اور پانی کی مشک دیکر رخصت کیا اور ہاجرہ روانہ ہوی جب بیابان سبع مین پہونچی مشک کا پانی تمام ہوا تب ہاجرہ نے اپنے لڑکے کو ایک جھاڑ کے نیچے ڈالدیا اور آپ دور جا بیٹھی تا لڑکے کا مرنا نہ دیکھون اور خوب چلا کے روئی تب خدا نے کہا اے ہاجرہ تجھہ کو کیا ہوا مت ڈر کہ خدا نے تیرے لڑکے کی آواز سنی اور اوس کو اُٹھا کہ مین اوس کو ایک بڑی قوم بناؤنگا اور خدا اوس کے ساتھ تھا اور وہ فاران کے بیابان مین چشمہ کے پاس رہا) اور اوسی کتاب کے باب ۱۷ آیت ۲۰ مین لکھا ہے (اسمعیل کو مین برکت دونگا اور اوسے بہت بڑھاونگا اوسے بارہ سردار ہونگے) ان آیات سے بزرگی بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کی ثابت ہے اور ہمارے نبی علیہ السلام کی بزرگی مین جو آیات تمہاری کتاب مین موجود ہین ہم انکو بھی لکھتے ہین - اول یہہ کہ تمہاری کتاب مقدس توریت حصہ موسوم بہ استثناء کی باب ۱۸ مین لکھا ہے کہ (مین اون کے بھائیون سے ایک تجھہ سا نبی برپا

اور ابد تک زمین بیت المقدس کے مالک رہنا اس احکام کے مصداق ہم اہل اسلام کے سوا دوسرا ہو نہین سکتا پس اللہ کا راضی ہونا اور شاد مان رہنا ہم سے ثابت ہوا۔

یازدہم آپ کی کتاب مقدس موسوم بہ پیدایش کے باب ۱۲ آیت ۳ مین لکھا ہے (جو ابراہیم کو برکت دیتا ہے مین اوسے برکت دونگا۔) اس حکم کی مصداق بھی ہم ہی مسلمانون کے سوا کوئی نہین کیونکہ ہر روز چوبیس بار ہر نماز کے تشہد مین بارکت ابراہیم وآل ابراہیم ہم کہتے ہین نہ تم۔

دوازدہم انجیل متی کے باب ۱۹ آیت ۳۰ مین لکھا ہے کہ (جو پچھلے ہین سو پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے) اس آیت سے ظاہر ہے کہ آپ نصرانی پہلے ہین سو پچھلے اور ہم مسلمان پچھلے ہین سو پہلے ہون گے۔

دلیل سیزدہم کتاب مقدس بیان یرمیاہ نبی کے باب ۱۷ آیت پانچ مین لکھا ہے کہ (لعنت اُس انسان پر جو انسان پر بھروسا رکھتا ہے اور خدا سے پھر جاتا اور مبارک وہ آدمی جو خدا پر توکل کرتا ہے) اس حکم مین بھی ہم مسلمان داخل ہین جو خدا پر توکل کرتے اور تم حضرت مسیح پر بھروسا رکھتے ہو جیسا کہ پولس صاحب لکھتے ہین کہ (اوس نے سب گناہ تمہارے بخشدے) پس حکم مبارکی ہمارے لئے اور مغضوبی تمہارے لئے۔

دلیل چہاردہم کتاب مقدس موسوم بہ پیدایش کے باب ۱۵ آیت ۱۸ مین لکھا ہے (زمین مصر کی ندی سے فرات کی ندی تک ابراہیم کی اولاد کو دونگا) اے پادری صاحب دیکھو نقشہ جہان کہ یہ زمین مصر سے فرات تک کی بادشاہ اسلام کے

قبلہ بیت اللہ قرار دیا ۔ بست و یکم جیسا حضرت موسیٰ نے لاویون کو پانی
چھڑک کے پاک کیا ویسا ہی ہمارے نبیؐ نے شب عقد فاطمہ اور علی پر پانی
چھڑک کے پاک فرمائے ۔ بست و دوم جیسا ہارون کی اولاد کو نذر لینے کی
اجازت اور صدقہ کے کھانے کی ممانعت ہوی ویسا ہی حسن و حسین کو ہدیہ
لینے کی اجازت و صدقہ کی ممانعت ہوی ۔ بست و سوم اور جواز ذبیحہ و ختنہ
و ادائی نماز و روزہ و حج و حرمت شراب و سور وغیرہ مین حضرت موسیٰ کو حکم خدا
ہوا ویسا ہی ہمارے نبی کو ہوا ۔ یہہ علامات مسطورہ حضرت مسیح مین نہین پائی
جاتی سواے ہمارے نبیؐ کے اسلئے آیت مسطورہ کی مصداق ہمارے
نبی ہین ۔ دلیل دوم کتاب مقدس کے باب ۳۳ استثنا مین لکھا ہے کہ (خداوند
کوہ سینا سے آیا اور شعیر سے طلوع کیا اور فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوکر
دس ہزار قدسیون کے ساتھ آیا اوس کے داہنے ہاتھ مین ایک آتشی
شریعت اون کے لئے تھی) اس آیت مین کوہ سینا سے آنا مراد حضرت
موسیٰ سے ہے اور کوہ شعیر سے آنا مراد حضرت عیسیٰ سے ہے اور کوہ فاران کوہ
مکہ ہے جہان سے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور
دس ہزار قدسیون سے مراد فرشتہ ہین جو جنگ بدر و احد مین اکثر لوگون
نے ابلق گھوڑون پر سفید پوشاک پہنے ہوے سوار آسمان سے اوترتے اور
حضرت کے لشکر کی مدد کرتے دیکھے اور ہمارے قرآن مین بھی خداوند عالم نے
فرشتون کو آپکی مدد کے لئے بھیجا سو ذکر فرمایا ہے ۔ اور آتشی شریعت سے مراد
تلوار ہے جو حضرت نے [illegible]

موعودہ پر جہاد حضرت موسےٰ کے فرزندون سے نے کیا اور نہ حضرت ہارون
کی اولاد نے بلکہ یوشع نے کیا ویسا ہی ان ملکون پر ہمارے نبیؐ کی اولاد نے
جہاد نہین کیا اور نہ حضرت علی کی اولاد نے کیا بلکہ آپکے صحابی ابوبکرؓ نے
جہاد کی - چہاردہم جیسا دریاے یردن سے حضرت یوشع کا تمام لشکر
واسطے جہاد کے بغیر کشتی کے گذرا اور اوس گذرنے سے لشکر مخالف کو
تعجب ہوکر ہیبت ہوی اور ملک فتح ہوگیا ویسا ہی لشکر اسلام جنگ فارس مین
ندی سے بغیر پل اور کشتی کے عبور کیا اور کسیکو ضرر نہ پہنچا مگر ایک لشکری کا
ایک پیالہ جو اوس ندی مین گذرتے وقت پانی مین گرا تھا وہ نہ ڈوبا بلکہ
اوسی ندی کے موجون نے کنارے لگا دیا جس سے لشکر مخالف کو سخت
تعجب و ہیبت ہوی اور لشکر مخالف پسپا ہوا - پانزدہم جیسا حضرت موسیٰ
مال لوٹ تقسیم فرمایا ویسا ہی ہمارے نبیؐ نے کیا - شانزدہم جیسا حضرت
موسی نے نئی شریعت کو رواج دیا ویسا ہی ہمارے نبیؐ نے - ہفدہم جیسا حضرت
موسی بغیر واسطہ ملائک کوہ طور پر اللہ سے باتین کین ویسا ہی ہمارے نبیؐ
عرش پر اللہ سے تکلم فرمائے - ہژدہم جیسا حضرت موسیٰ کو اللہ نے
کتاب مقدس توریت عنایت فرمایا ویسا ہی ہمارے نبیؐ کو قرآن مجید عطا
فرمایا - نوزدہم جیسا حضرت موسی نے مدائن سے آکر مصر کو بغیر لڑے
مغلوب کیا ویسا ہی ہمارے نبیؐ نے مدینہ سے آکر مکے کو بغیر لڑے فتح کی
بستم جیسا حضرت موسے نے قبلہ ابراہیم ترک کرکے ایک نیا قبلہ قرار

وہین پانی سے نکل کر اوپر آیا دیکھا تو اوس کے لئے آسمان کھل گیا اوس نے
خدا کی روح کو کبوتر کے مانند اپنی اوپر آتی دیکھا ۱ اس آیت مین کچھہ عبارت
بڑھا دی گئی ہے جس سے انکسار آ مسیح کا بپتسمہ پانا نکلتا ہے یہہ غلط ہی کیونکہ
تبلیغ احکام الٰہی مین عجز وانکسار خصم نفس کا کچھہ دخل نہین سوا اس کے
اگر مسیح کو یوحنا سے بپتسمہ پانے کی حاجت نہ تھی تو کیون قبل از بپتسمہ
پانے کی حضرت مسیح کے لئے آسمان کھل نہ گیا اور خدا کی روح نازل نہ ہوی
اور جو بعد حضرت یحیی کے غسل توبہ دینے کی حضرت مسیح کو کشف ہوا لہذا ثابت
ہوا کہ یوحنا حضرت مسیح سے افضل تھے اور نیز حضرت مسیح کے اس ارشاد سے
بھی افضلیت یوحنا ثابت ہے جو انجیل لوقا کے باب ۷ آیت ۲۸ مین ہے
(جو عورتون سے پیدا ہوے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوی نبی بڑا نہین
پس اس سے یقیناً ثابت ہوا کہ البتہ آنے والے زورآور سے مراد جناب
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو تمام عالم کے ہدایت کے لئے مبعوث
ہوے چنانچہ آپ کی بابل مین ہے کہ اب ساری جہان کا سردار آتا ہے اور
حضرت مسیح تو فقط بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوے جو انجیل متی کے باب ۱۵
آیت ۲۴ مین لکھا ہے کہ (مین سوا اسرائیل کے کھوئی ہوی بھیڑون کی دوسرے
کے پاس نہین بھیجا گیا) اور جو تھا فرمان یوحنا کہ (وہ تمہین روح القدس اور آگ سے
بپتسمہ دیگا اوسکا سوپ اوس کے ہاتھہ مین ہے الی آخرہ) اس بیان سے
مریم عیسے علیہ السلام مراد نہین ہو سکتے اسلئے کہ حضرت مسیح پانی سے
غسل توبہ دیتے تھے اور آگ سے مراد تلوار ہے حضرت مسیح کے زمانہ مین

دلیل سوم انجیل متی کے باب ۳ آیت ۱۱ - ۱۲ مین ہے کہ مین تمہین پانی سے بپتسمہ دیتا ہون لیکن وہ میرے بعد جو آتا ہے مجھہ سے زور آور ہے کہ مین اوس کی جوتیان اوٹھانے کے لایق نہین وہ تمہین روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا اور اوسکا سوپ اس کے ہاتھ مین ہے وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا گیہون کو جمع کرے گا اور بہوسے کو اوس آگ مین جھونکے گا جو ہرگز نہین بجھتی) یہہ آیت بچند وجوہ ہمارے رسول کی بشارت باسعادت پر دلالت کرتی ہے اگر عناد و تعصب کو دخل نہ دیا جاوے ہر صاحب قلب سلیم کی ہدایت کے لئے کافی ہے - اول کہ یوحنا کے اس کلمہ سے (جو میرے بعد آتا ہے) حضرت مسیح ہرگز مراد نہین ہوسکتی اسلئے کہ حضرت عیسی یوحنا کے بعد نہین آئے بلکہ یوحنا حضرت مسیح کے زمانے مین موجود تھے حتی کہ مسیح کو یوحنا نے غسل توبہ دیا - دوم یہہ کہ (مجھسے زور آور ہے اور مین اوسکی جوتیان اوٹھانے کے لایق نہین) اس کلمہ سے حضرت مسیح ہرگز مراد نہین اس لئے کہ یوحنا نے عیسی علیہ السلام کو غسل توبہ دیا اور جو غسل توبہ دلاتا ہے وہ افضل ہوتا ہے اوس سے جو غسل توبہ پاوے چنانچہ انجیل متی کے باب ۳ کے آیت ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ مین لکھا ہے کہ یسوع جلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس آیا تا کہ اوس سے بپتسمہ پاوے پر یوحنا نے اوسے منع کیا اور کہا کہ مین تجھسے بپتسمہ پانیکا محتاج ہون اور تو میرے پاس آیا ہے یسوع نے جواب مین اوس سے کہا اب ہونے دے کیونکہ ہمین مناسب ہے کہ یونہی سب راستبازی پوری کرین تب اوس نے ہونے دیا اور یسوع بپتسمہ پاکے

اس احکام مین اقبال مند سے مراد ہمارے نبی ہین جو زمین خشک عرب سے
کونپل کے طرح یعنے خوش نما نکلی اور نہایت ہاتھ سے مشرکون کی ستائی
گئی اور غمزدہ ہوی تو بھی بد دعا نہ فرمائے اور مرضی خدا کی آپکی ذات سے
حاصل ہوی کہ لاکھون آدمی توحید خدا کی قایل ہوی اور راہ راست پائی
اور حضرت عمر کی به نسبت مسیح کی بڑی ہوی اور اپنی اولاد کو دیکھے اور جہاد
لوٹ کا مال تقسیم فرمائے - اور عیسی علیہ السلام نہ اولاد کو دیکھے اور نہ جہاد کی
اور نہ مال تقسیم فرمائے - اور آیت کہ (اوس کی قبر بھی شریرون کی درمیان
ٹھہرائی گئی تھی) اس آیت کی تاویل تم یون کرتے ہو کہ جب عیسی علیہ السلام
مصلوب ہوی تو وہ دو شریرون کے درمیان تھے اے کرسچین صاحب
کجا زمین و کجا آسمان اس آیت کے مصداق بھی ہماری نبی ہین جو جاہل اُمی
عربون مین آپ مبعوث ہوے اور انہین کی ملک مین آپ کی مزار مبارک
قرار پائی نہ بیت المقدس مین درمیان قبور انبیاء بنی اسرائیل - اب ہم
تمہاری کتاب سے تمہارا جھوٹا ہونا ثابت کرتے ہین جو انجیل متی کے باب ۷
آیت ۲۲ مین لکھا ہے (اوس دن یعنے روز قیامت بہتیری مجھے کہین گے
اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور
تیرے نام سے دیون کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سے کرامات
ظاہر نہین کین اس وقت مین اونسے صاف کہونگا کہ کبھی تم سے واقف تھا
اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو) مطابق اس آیت کے پولس صاحب
اور پطرس صاحب جو حضرت مسیح کے نام سے نبوت کی اور کرامات ظاہر

نہین ہوا جس سے آگ مراد لی جائے اور اون کے ہاتھ مین سوپ
نے تلوار بھی نتھی جس سے کھلیان کو صاف کرتے بلکہ ان کلمات کی مصداق
ب محمد مصطفیٰ ہین جو آگ یعنے تلوار سے اور روح قدس سے یعنے کلمۂ توحید
ے غسل توبہ دی اور کھلیان کو صاف کی اور بھوسے سے یعنے مشرکون کو اوس
ین جو نہین بجھتی یعنے جہنم مین واصل کئے ۔ دلیل پنجم یہ کہ جو انجیل
نا کے باب ١٦ آیت ٧ مین لکھا ہے کہ (تمہارے لئے میرا جانا فایدہ مند ہے
بلکہ اگر مین نہ جاؤن تو وہ تسلی دینے والا یعنے فارقلیط تم پاس نہ آئیگا
ر وہ روح حق آویگا تو تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اور وہ میری بزرگی
یگا) اس آیت کا مصداق سوائے ہمارے نبی کے اور کوئی نہین ہوسکتا
لئے کہ فارقلیط کا ترجمہ احمد ہے اور یہی نام ہمارے رسول کا ہے اور آپنے جو
بائی ظاہر کی وہ شریعت موجودہ سے ظاہر ہے اور جو حضرت مسیح کی آپنی
رگی کی اوسکا قرآن شاہد ہے اور سچائی کی راہ بتانے کی دلیل یہ ہے کہ ہزارہا
اری دیہود جو قلب سلیم رکھتے تھے راہ توحید اختیار کی شرک سے منہہ موڑی
یل ششم یہ کہ جو کتاب مقدس اشعیا نبی کے باب ٥٣ مین لکھا ہے کہ (دیکھو
را بندہ اقبال مند ہوگا وہ کونپل کی طرح خشک زمین سے پھوٹ نکلا ہے
نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اوس نے اپنا منہہ نہ کھولا اور
اپنی نسل کو دیکھے گا اور عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اوس کے ہاتھ سے
ری ہوگی اور وہ لوٹ کا مال زورآورون کے ہاتھ بانٹیگا اور وہ اپنی جان کا
اوٹھانے کے سبب ہوگا اور اوس کی قبر شریرون کے درمیان ہوگی دیکھو

لک نے نوکرون کو جو پہلے سے بڑھکر تھے بھیجا اونہون نے
کے ساتھہ بھی ویسا ہی کیا آخر اوس نے اپنی بیٹی کو بھیجا لیکن باغبانون
اوسے دیکھا تو کہنے لگے وارث یہی ہے پس مالک ان بدون کو
طرح مار ڈالیگا اور انگورستان کو اور باغبانون کو سونپیگا
یوہ لادے) دیکھو اس مثال سے ثابت ہے کہ جب حضرت
کو خداوند عالم نے زیادہ قدرت دیکر بھیجا تو تم مسیح کو
خداوند اور وارث کہنے لگے جس سے تم کو بدون کا خطاب ملا
تم پولس رسول جو خط گلیتونکو لکھی اوسکی باب ۱ فقرہ ۹ مین تحریر فرماتی ہین کہ
ری کے سوا دوسری انجیل تمھین پاسناوے وہ ملعون ہی
تم لوگ جو انجیل متی ولوقا وغیرہ جو سنتے وسناتے ہو تو پول
س صاحب ملعون ہوے - ہفتم انجیل متی کے
باب ۲۶ و ۳۱ مین ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے حواریون سے شب
رمایا کہ (تم سب اسی رات ٹھوکر کھاوگے) چنانچہ اون بارہ
ریون مین یعنی شمعون جسے پطرس کہتے ہین اور اون کا
ی اندریاس اور یعقوب اور اوسکا بہائی یوحنا - اور فلیپس
رتھولما - اور متی اور حلفا کا بیٹا یعقوب اور لبی اور
ون کنعانی - اور یہودا جسے اسکریوتی کہتے اور یہی حواری
ضرت مسیح کو تیس روپیون کے لئے یہودیون کے ہاتھ
رفتار کروادی اور حواری صاحب اول یعنی پطرس

کی یوجہ عیسے علیہ السلام کو خداوند کہنے کے روز قیامت شفاعت
سے محروم اور بدکارون کے خطاب سے مخاطب ہون گے۔
دلیل دوم انجیل لوقا کے باب ۱۳ آیت ۲۶ مین صاف لکھا ہے کہ (ابراہیم
و اسحاق و یعقوب اور سب نبیون کو خدا کی بادشاہت مین شامل اور آپ
باہر نکالا دیکھو گے) اس آیت سے تم سب نصاری کا بہشت سے
باہر رہنا ثابت ہے۔
دلیل سوم انجیل متی کے باب ۱۹ - آیت ۲۴ مین لکھا ہے کہ (اونٹ کا سوئی
کے ناکے مین سے گزر جانا آسان ہے کہ دولتمند کا آسمانی بادشاہت
مین شامل ہونا) پس اس حکم کے مطابق داخل بہشت ہونا نصرانیان اہل دولت
ممکن نہین۔
دلیل چہارم انجیل متی کے باب ۱۷ - آیت ۲۰ مین لکھا ہے کہ (اگر تمہارے
رائی کے دانے برابر ایمان ہوتا تو اس پہاڑ سے کہتے کہ یہان سے وہان
چلا جا تو وہ چلا جاتا) - جب تمہارے ذرہ سے ایمان کی پہچانت یہ قرار
دی گئی کہ تمہارے حکم سے پہاڑ ٹلجائے لیکن تمہارے حکم سے تو تنکا بھی
نہین سرکتا لہذا تم نصاری مطابق انجیل بے ایمان ہو۔
پنجم انجیل کے باب ۱۲ آیت ۳۳ مین لکھا ہے کہ (ایک گھر کا مالک تھا کہ جس
انگور بستان لگایا اور باغبانون کو سونپا جب موسم میوے کا
قریب آیا اس نے اپنے نوکرون کو بھیجا کہ پھل لا دین پر باغبانون
نے اون کے نوکرون کو پکڑ کر ایک کو مارا اور ایک کو پتھراو کیا

مارا جانا کفارہ ہوتا ہے تو صدہا بچے بھی تمہارے قتل کئے گئے اور اگر
کسی نبی کے شہید ہونے سے کفارہ ہوتا ہے تو بہت سے نبی اور رسول
مارے گئے خصوصاً حضرت یحیی جنہیں تم یوحنا کہتے ہو اور ان کو تمام نبیوں سے
بہتر و اچھا سمجھتے ہو ہاتھ سے ہیرودوس کے حاکم ملک جو تھائی کا تھا بے قصور
شہید ہوئے کیوں اون کے خون کو کفارہ قرار نہیں دیا پھر وہ کون سے
خصوصیت ہے کہ جو حضرت مسیح کا مصلوب ہوتا ہے کفارہ ٹھہرایا گیا ای
کرسٹین صاحب آپ کا پہلا دین جو اسلام تھا اوس دین کی کتابوں سے
آپ کو بخوبی امام حسین فرزند علی مرتضی جگر گوشہ فاطمہ نور چشم نبی آخر
زمان تین روز بھوکے پیاسے معہ اولاد صغر سن کہ بے قصور شہید
ہوئے یہ آپکے نزدیک ثابت اور یقین ہے کفارہ نہیں سمجھتے۔ اور
حق یہہ ہے کوئی نبی کا خون کفارہ نہیں ہوسکتا البتہ حضرت موسی و حضرت
عیسی اور ہمارے نبی نبی اور امام حسین بحکم خدا شفیع گنہگاران ہونگے۔
و حضرت عیسی اپنے تین سال اور تین ماہ اور تین روز کی تبلیغ رسالت
میں کبھی ایسا ارشاد نہیں فرمایا کہ تم عمل نہ کرو میرا مصلوب ہوتا ہے تمہاری
نجات کے لئے کافی ہے یہہ باتیں میری سن کر کرسٹین صاحب بہت کچھہ
شرمائے اور متفکر ہو کر سر جھکائے ہوئے اٹھہ گئے اقرار اسلام بدین جہت
نہیں کیا کہ جو وظیفہ ان کو گورنمنٹ صاحب دیتے ہیں موقوف کر دینگے
اب ہم اپنی بحث کو اسی کلام پر ختم کرتے ہیں کہ ہادی مطلق تم کو اور دوسرے
[illegible]

حضرت مسیح سے تین بار انکار کی انہین حضرت مسیح نے ملعون
کہا ہے جو انجیل متی کے باب ۲۶ آیت ۳۴ سے بخوبی ثابت ہے
باقی حواریون تو سب ٹھوکر کھاتے والون مین شامل ہین
اور آپ کی کتابون یعنے انجیل متی و مرقس و لوقا و یوحنا
کی یہہ حالت ہے کہ ہر ایک مین متناقض آیات و احکام ہین اور
ایک کتاب دوسری کتاب کے کئی سال بعد مرتب ہوی ہے
چنانچہ اول انجیل متی بزبان عبرانی مین تیار ہوے اور
۱۵ سال کے بعد انجیل مرقس بزبان سُریانی اور ۱۷ سال
کے بعد انجیل لوق شہر انطاکیہ مین بزبان یونانی اور ۳۵ سال
سال کے بعد انجیل یوحنا شہر افسوس مین بزبان رومانی جیسے
ناظرین بھی لکھتے ہین اور بعد ان کے خطوط پولس صاحب جسے
انجیل الہامی قرار دیے ہین اور بعد اوس کے آخر ۱۶۱۱ع
مین نیو ٹسٹمنٹ چھپے جس مین خلاف عقل ونقل احکام داخل
ہین جن کے اختلافات کسی قدر ہم نے اس کتاب مین لکھے
ہین اے کرسچین صاحب شرک سے باز آؤ دین پولسی چھوڑو
اور عمل نیک کرو تاکہ تمہارے کام آوے یہہ خیال محال
ہے کہ مسیح تمہارے گناہون کے کفارہ مین بھیجا ہے اگر کسی
کا مارا جانا کفارہ ہے تو کس واسطے تم ہزارہا نصرانیون کو جو
[illegible]

ہدایت نیک دے اور راہ راست بتاوے آمین ۔

قطعۂ تاریخ

چون جواب با صواب از میرزا صاحب شده
گفت جان قدسیان لنیست معید الکلام

مہر سانش فکر طایر چون فلک پیما شده
دوربینان جنان گفتند منظار الکلام

۱۳۱۳ھ

P 3	P 4	P 5	P 6	P 7
P 28	P 29	P 30	P 31	P 32
P 53	P 54	P 55	P 56	P 57
P 78	P 79	P 80	P 81	P 82
P 103	P 104	P 105	P 106	P 107
P 128	P 129	P 130	P 131	P 132
P 153	P 154	P 155	P 156	P 157